میت کو تلقین کرنا کیسا؟

اور

تسبیح پڑھنا کیسا؟



مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

میت کو تلقین کرنا کیسا؟

اور

تسبیح پڑھنا کیسا؟

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: میت کو تلقین کرنا کیسا؟
تسبیح پڑھنا کیسا

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
03044161912

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: صفر المظفر 1439 بمطابق ستمبر 2017

ھدیہ ۸۰ روپے

پروف ریڈنگ: علی احمد رضوی، محمد ذیشان رضوی

برائے رابطہ

قاری محمد یعقوب خواجگی و قاری محمد مسعود رضا قادری

الانتساب

محافظ ناموس رسالت و ختم نبوت

حضرت سیدنا ابو مسلم الخولانی رضی اللہ عنہ

کے نام

کہ جن کے ماتھے کو حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیا

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالی

گر قبول افتد زہے عزو شرف

ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

تلقین میت

تلقین میت کے معاملے میں بھی بعض بدمذہب صرف اختلاف ہی نہیں بلکہ شدت کرتے ہیں، یہ سنت ہے اور عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ثابت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اس عمل کو مستحب جانتے تھے ،اور یہی صوفیاء کرام کا معمول ہے، اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اور احناف کا موقف ہے، کچھ عرصہ پہلے پاکستان میں ایک عالم دین نے ایک میت کو تلقین کی تو کسی نے ویڈیو بنالی اور وہ ویڈیو نیٹ پر اپ لوڈ کردی بس پھر کیا تھا سارے خوارج اس کے خلاف بولنے لگ گئے کوئی اس کو ڈرامہ کہے تو کوئی کچھ۔۔۔۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تلقین میت کا حکم دیا

حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ أَنَسُ بْنُ سَلْمٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الْحِمْصِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَوْدِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا أُمَامَةَ وَهُوَ فِي النَّزْعِ، فَقَالَ :إِذَا أَنَا مُتُّ، فَاصْنَعُوا بِي كَمَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصْنَعَ بِمَوْتَانَا، أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنْ إِخْوَانِكُمْ، فَسَوَّيْتُمِ التُّرَابَ عَلَى قَبْرِهِ، فَلْيَقُمْ أَحَدُكُمْ عَلَى رَأْسِ قَبْرِهِ، ثُمَّ لِيَقُلْ :يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانَةَ، فَإِنَّهُ يَسْمَعُهُ وَلَا يُجِيبُ، ثُمَّ يَقُولُ :يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانَةَ، فَإِنَّهُ يَسْتَوِي قَاعِدًا، ثُمَّ يَقُولُ :يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانَةَ، فَإِنَّهُ يَقُولُ :أَرْشِدْنَا رَحِمَكَ اللهُ، وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ .فَلْيَقُلْ :اذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّكَ رَضِيتَ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا، فَإِنَّ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا يَأْخُذُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ وَيَقُولُ :انْطَلِقْ بِنَا مَا نَقْعُدُ عِنْدَ مَنْ قَدْ لُقِّنَ حُجَّتَهُ، فَيَكُونُ اللهُ حَجِيجَهُ دُونَهُمَا "فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ أُمَّهُ؟ قَالَ :فَيَنْسُبُهُ إِلَى حَوَّاءَ، يَا فُلَانَ بْنَ حَوَّاءَ .

ترجمہ: حضرت سعید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایسی حالت میں گیا کہ ان کے وصال کا وقت آچکا تھا، انہوں نے فرمایا: جب میں اس دنیا سے پردہ کر جاؤں تو تم میرے ساتھ وہی معاملہ کرنا جس کا حکم ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا، ہم کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی اس دنیا سے پردہ کر جائے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں سے کوئی اس کے سرہانے کھڑا ہو اور فلاں بن فلانہ کہہ کر پکارے، بیشک وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا دوبارہ پھر یوں ہی ندا کرے وہ سیدھا ہو کر بیٹھے گا، تیسری بارہ پھر اسی طرح آواز دے اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں ارشاد کہ اللہ تجھ پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی اس وقت کہے یاد کرو وہ بات جس پر تو دنیا سے نکلا تھا گواہی اس کی کہ اللہ کے سواء کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نے پسند کیا اللہ تعالی کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا۔ منکر ونکیر ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم کیا بیٹھیں اس کے پاس جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو حضرت حواء کی طرف منسوب کرو۔ اے فلاں بن حواء۔(۱)

امام العجلونی کا قول

وقال ابن حجر فی التحفة: ويستحب تلقين بالغ عاقل أو مجنون سبق له تكليف ,ولو شهيدًا بعد تمام الدفن لخبر فيه، وضعفُهُ اعتُضِدَ بشواهد على أنه من الفضائل،

ومثله فی الرملی غير أنه خالف فی شهيد المعركة، قال: كما لا نصلی عليه كما أفتى به الوالد، وزاد قوله والأصح أن الأنبياء -عليهم الصلاة والسلام لا يسألون، قال ويقف الملقن عند رأس القبر انتهى.

وقال النووی فی فتاواه وأما التلقين المعتاد فی الشام بعد الدفن

فالمختار استحبابه، وممن نص على استحبابه من أصحابنا القاضی حسین والمتولی والشیخ نصر المقدسی والرافعی وغیرهم، وحدیثه الذی رواه الطبرانی ضعیف لکنه یستأنس به، وقد اتفق علماء الحدیث على المسامحة فی أحادیث الفضائل والترغیب والترهیب ولم یزل أهل الشام على العمل بهذا فی زمن من یقتدی به إلى الآن

ترجمہ: امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب تحفہ میں کہا ہے کہ تلقین مستحب ہے کہ عاقل بالغ کو اور مجنوں کو جو پہلے مکلّف رہ چکا ہے، اور اگر چہ شہید ہو بعد تدفین کے کیونکہ اس کے متعلق حدیث مروی ہے، اس کے ضعف کو دوسرے شواہد نے قوی کر دیا ہے اس وجہ سے کہ یہ حدیث فضائل میں سے ہے۔ امام رملی نے صرف اس شہید کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو معرکہ میں شہید ہوا۔ جیسے اس کا جنازہ نہیں پڑھا جائے اسی طرح تلقین بھی نہیں کی جائے گی، جیسا کہ والد گرامی نے فتوی دیا تھا، اور یہاں پر انہوں نے ایک قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے ان کے مزارات میں سوالات نہیں کیا جاتے، اور تلقین کرنے والا میت کے سر کی جانب کھڑا ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فتاوی میں فرمایا ہے: جو تلقین شام میں میت کو کی جاتی ہے بعد دفن کے مختار اس میں یہ ہے کہ کہ یہ مستحب ہے، اس پر نص کی ہے کہ ہمارے اصحاب نے القاضی حسین اور متولی نے اور شیخ نصر المقدسی نے اور رافعی نے، اور وہ حدیث جو امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کی ہے وہ ضعیف ہے لیکن اس پر عمل ہے اور علماء الحدیث نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ فضائل، ترغیب وترہیب میں احادیث ضعیفہ کے معاملے میں چشم پوشی کی جائے گی، اور اہل شام کا ہمیشہ سے یہی عمل رہا ہے اس زمانے سے جب ان کی اقتداء جاتی تھی سے لیکر اب تک۔ (۲)

امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُلَقَّنَ الْمَيِّتُ بَعْدَ الدَّفْنِ فَيُقَالُ يَا عَبْدَ اللَّهِ يَا ابْنَ أَمَةِ اللَّهِ اُذْكُرْ

مَا خَرَجْت عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وأن الله يبعث مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّكَ رَضِيت بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِالْمُؤْمِنِينَ إِخْوَانًا

ترجمہ: میت کو بعد دفن تلقین مستحب ہے، کہا جائے اے اللہ کے بندے! اے اللہ کی بندی! یاد کر جس گواہی کو دیتے ہوئے تو دنیا سے نکلا تھا، کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ بھی یاد کر جنت حق ہے اور یہ بھی یاد کر کہ جہنم حق ہے، اور قیامت کے دن اٹھنا بھی حق ہے، اور قیامت کا دن حق ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے، اور بے شک اللہ تعالی اہل قبور کو اٹھائے گا، اور بے شک تو اللہ تعالی کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے اور قرآن کے رہنما ہونے اور کعبہ کے قبلہ ہونے اور مومنین کے بھائی ہونے پر راضی ہے۔ (۳)

امام ابن الملقن کا قول

إِسْنَاده لا أعلم بِهِ بَأْسا، وَذكره الْحَافِظ أَبُو مَنْصُور فِي جَامع الدُّعَاء الصَّحِيح، وَزَاد بعد قَوْله: قد لقن حجَّته: قَالَ: وَقد أرخص الإِمَام أَحْمد بن حَنْبَل فِي تلقين الْمَيِّت، وَأَعْجَبهُ ذَلِك، وَقَالَ: (أهل) الشَّام يَفْعَلُونَهُ، بذلك مأثور عَن السّلف.

ترجمہ: امام ابن ملقن رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد میں کوئی باس نہیں ہے، اس کو حافظ ابوالمنصور نے اپنی کتاب جامع الدعا الصحیح میں نقل کیا ہے، اور اس کے بعد یہ کہا ہے کہ اس کو حجت کی تلقین کی جائے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے میت کو تلقین کرنے کی رخصت دی ہے، اور اس کو پسند بھی فرمایا ہے، اور یہ بھی کہا ہے اہل شام ایسا کرتے ہیں، اور یہ سلف سے منقول ہے۔ (۴)

السید سابق کا قول

حکم التلقين بعد الدفن :استحب بعض أهل العلم والشافعي ان يلقن الميت)بعد الدفن، لما رواه سعيد بن منصور عن راشد بن سعد، وضمرة بن حبيب، وحكيم بن عمير)قالوا :إذا سوى على الميت قبره، وانصرف الناس عنه كانوا يستحبون ان يقال للميت عند قبره يا فلان قل :لاإله إلا الله، أشهد ان لا إله إلا الله "ثلاث مرات "يا فلان قل :ربى الله، ودينى الاسلام، ونبيى محمد صلى الله عليه وسلم .ثم ينصرف.

ترجمہ: میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کا حکم: اہل علم اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس بات کو مستحب جانا ہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کی جائے، بوجہ اس روایت کے جس کو سعید بن منصور نے راشد بن سعد سے اور ضمرہ بن حبیب سے اور حکیم بن عمیر سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا: جب قبر پر مٹی برابر کردی جائے اور لوگ چلے جائیں تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میت کو تلقین کی جائے، کہ کہا جائے اے فلاں! کہہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تین بار کہے، اے فلاں! کہہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر تلقین کرنے والا چلا جائے۔(۵)

شوکانی کا قول کہ "تلقین میت" صحابہ کے عمل سے ثابت ہے

(وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ وَحَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالُوا :إذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرُهُ وَانْصَرَفَ النَّاسُ عَنْهُ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَيِّتِ عِنْدَ قَبْرِهِ :يَا فُلَانُ قُلْ :لَا إلَهَ إلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إلَهَ إلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَا فُلَانُ قُلْ :رَبِّي اللَّهُ، وَدِينِي الْإِسْلَامُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ.

ترجمہ: سعید بن منصور نے راشد بن سعد سے اور ضمرہ بن حبیب سے اور حکیم بن عمیر سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا: جب قبر پر مٹی برابر کردی جائے اور لوگ چلے جائیں تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میت کو تلقین کی جائے، کہ کہا جائے اے فلاں! کہہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تین بار کہے، اے فلاں! کہہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، میرے نبی محمد ﷺ ہیں، پھر تلقین کرنے والا چلا جائے۔

قَوْلُهُ (كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ) ظَاهِرُهُ أَنَّ الْمُسْتَحِبَّ لِذَلِكَ الصَّحَابَةُ الَّذِينَ أَدْرَكُوهُمْ، وَقَدْ ذَهَبَ إلَى اسْتِحْبَابِ ذَلِكَ أَصْحَابُ الشَّافِعِيِّ

شوکانی نے کہا کہ کانوا یستحبون کے تحت) بے شک تابعین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو دیکھا کہ وہ اس تلقین میت کو مستحب جانتے تھے، اسی طرف امام شافعی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب گئے ہیں۔(٦)

شوکانی کا قول کہ یہ قدماء تابعین کا عمل ہے

الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَخْرَجَهُ أَيْضًا الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَالْبَزَّارُ وَقَالَ :لَا يُرْوَى عَنْ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -إلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

وَالْأَثَرُ الْمَرْوِيُّ عَنْ رَاشِدٍ وَضَمْرَةَ وَحَكِيمٍ ذَكَرَهُ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيصِ وَسَكَتَ عَنْهُ، وَرَاشِدٌ الْمَذْكُورُ شَهِدَ صِفِّينَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، ضَعَّفَهُ ابْنُ حَزْمٍ، وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيّ :يُعْتَبَرُ بِهِ وَالثَّلَاثَةُ كُلُّهُمْ مِنْ قُدَمَاءِ التَّابِعِينَ حِمْصِيُّونَ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُهُ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَنْبَلِيِّ فِي الشَّافِي أَنَّهُ قَالَ " :إذَا أَنَا مِتُّ فَاصْنَعُوا بِي كَمَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -أَنْ نَصْنَعَ بِمَوْتَانَا، أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنْ إخْوَانِكُمْ فَسَوَّيْتُمْ التُّرَابَ عَلَى قَبْرِهِ فَلْيَقُمْ أَحَدُكُمْ عَلَى رَأْسِ قَبْرِهِ

ثُمَّ لِيَقُلْ :يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانَةَ فَإِنَّهُ يَسْمَعُهُ وَلَا يُجِيبُ، ثُمَّ يَقُولُ :يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانَةَ فَإِنَّهُ يَسْتَوِي قَاعِدًا، ثُمَّ يَقُولُ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانَةَ فَإِنَّهُ يَقُولُ أَرْشِدْنَا يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ، فَلْيَقُلْ اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّكَ رَضِيتَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا، فَإِنَّ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا يَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ بِيَدِ صَاحِبِهِ وَيَقُولُ :انْطَلِقْ بِنَا مَا يُقْعِدُنَا عِنْدَ مَنْ لُقِّنَ حُجَّتَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ أُمَّهُ؟ قَالَ :يَنْسُبُهُ إِلَى أُمِّهِ حَوَّاءَ يَا فُلَانُ ابْنَ حَوَّاءَ قَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيصِ :وَإِسْنَادُهُ صَالِحٌ وَقَدْ قَوَّاهُ الضِّيَاءُ فِي أَحْكَامِهِ.

ترجمہ: پہلی حدیث مبارک کوامام حاکم نے نقل کیا ہےاوراس کوصحیح کہا ہےاور بزار نے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس وجہ کے علاوہ روایت نہیں کی گئی،اور ایک اثر مروی ہے حضرت راشد،ضمرہ اور حکیم سے اس کو حافظ نے تلخیص میں ذکر کیا ہے،اوراس پرکوئی حکم نہیں لگایا ہے،اس روایت کے راوی حضرت راشد ہیں یہ جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے،ابن حزم نے ان کو ضعیف کہا ہے،امام دارقطنی نے کہا ہے کہ ان کی روایت کا اعتبار کیا جاتا ہے،اور یہ تینوں قدماء تابعین میں سے ہیں،

حضرت سعید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایسی حالت میں گیا کہ ان کے وصال کا وقت آچکا تھا،انہوں نے فرمایا: جب میں اس دنیا سے پردہ کر جاؤں تو تم میرے ساتھ وہی معاملہ کرنا جس کا حکم ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا،ہم کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی اس دنیا سے پردہ کر جائے اوراس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تم میں سے کوئی اس کے سرہانے کھڑا ہواور فلاں بن فلانہ کہہ کر پکارے بیشک وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا دوبارہ پھر یوں ہی ندا کرے وہ سیدھا ہو کر بیٹھے گا سہ بارہ پھراسی طرح آواز دے اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں ارشاد کہ اللہ تجھ پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی اس وقت کہے یاد کر وہ بات جس

پر تو دنیا سے نکلا تھا گواہی اس کی کہ اللہ کے سواء کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نے پسند کیا اللہ تعالیٰ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا منکر ونکیر ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہے گے چلو ہم کیا بیٹھیں اس کے پاس جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ !اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہوتو ؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو حضرت حواء کی طرف منسوب کرو۔ اے فلاں بن حواء۔

حافظ نے بھی اس کو تلخیص میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکی اسناد صالح ہے اور ابن صلاح نے اس کو قوی قرار دیا ہے۔(۷)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا قول

وَقد سُئِلَ عَنهُ الإِمَام أَحمد رَحِمَه الله فَاستَحسَنَهُ وَاحتج عَلَيهِ بِالعَمَلِ.

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کے متعلق تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو مستحسن قرار دیا۔(۸)

ابن قیم جوزی کا قول

وَقد سُئِلَ عَنهُ الإِمَام أَحمدُ رَحِمَه الله فَاستَحسَنَهُ وَاحتج عَلَيهِ بِالعَمَلِ وِيروى فِيهِ حَدِيث ضَعِيف ذكره الطبراني فِي مُعجَمه من حَدِيث أَبى أُمَامَة قَالَ قَالَ رَسُول الله إِذا مَاتَ أحدكُم فسويتم عَلَيهِ التُّرَاب فَليقمْ أحدكُم على رَأس قَبره ثمَّ يَقُول يَا فلَان ابْن فُلَانَة فَإِنَّهُ يسمع ولايجيب ثمَّ ليقل يَا فلَان ابْن فُلَانَة الثَّانِيَة فَإِنَّهُ يَستَوِى قَاعِدا ثمَّ ليقل يَا فلَان ابْن فُلَانَة يَقُول أرشدنا رَحِمك الله وَلَكِنَّكُم لاتسمعون فَيَقُول أذكر مَا خرجت عَلَيهِ من الدُّنيَا شَهَادَة أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وان مُحَمَّد رَسُول الله وَأَنَّك رضيت بِاللَّه رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا فَان مُنكرا ونكيرا يتَأَخَّر كل وَاحِد مِنهُمَا وَيَقُول انْطلق بنا مَا يقعدنا عِندَ هَذَا وَقد لقن حجَّته وَيكون الله وَرَسُوله حجيجه دونهمَا فَقَالَ

رجل یَا رَسُول اللہ فَإِن لم یعرف أمه قَالَ ینُسبهُ إِلَی امهِ حَوَّاء

ترجمہ: امام احمد بن حَنبل رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کے متعلق تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو مستحسن قرار دیا

حضرت سعید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایسی حالت میں گیا کہ ان کے وصال کا وقت آچکا تھا، انہوں نے فرمایا: جب میں اس دنیا سے پردہ کر جاؤں تو تم میرے ساتھ وہی معاملہ کرنا جس کا حکم ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا، ہم کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی اس دنیا سے پردہ کر جائے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تم میں سے کوئی اس کے سرہانے کھڑا ہو اور فلاں بن فلانہ کہہ کر پکارے بیشک وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا دوبارہ پھر یوں ہی ندا کرے وہ سیدھا ہو کر بیٹھے گا سہ بارہ پھر اسی طرح آواز دے اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں ارشاد کہ اللہ تجھ پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی اس وقت کہے یاد کر وہ بات جس پر تو دنیا سے نکلا تھا گواہی اس کی کہ اللہ کے سواء کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نے پسند کیا اللہ تعالی کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا منکر ونکیر ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہے گے چلو ہم کیا بیٹھیں اس کے پاس جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ !اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو حضرت حواء کی طرف منسوب کرو۔ اے فلاں بن حواء۔

اس حدیث کا حکم

فَهَذَا الحَدِیث وَإِن لم یثبت فإتصال العَمَل بِهِ فِی سَائِر الأَمْصَار والأعصار من غیر انکار کَاف فِی العَمَل بِهِ.

ترجمہ: یہ حدیث پاک اگرچہ ثابت نہ ہو تو اس پر سارے شہروں اور سارے زمانے والوں کا عمل کرنا اور اس پر کسی کا انکار نہ کرنا اس پر عمل کرنے کے لئے کافی ہے۔

اس اعتراض کا جواب کہ میت تو سنتی نہیں

وَقد روی أَبو دَاوُد فِی سننه بِإِسْنَاد لَا بَأْس بِهِ أَن النَّبِی صلی الله عَلَيْهِ وَسلم حضر جَنَازَة رجل فَلَمَّا دفن قَالَ سلوا لأخيكم التثبيت فَإِنَّهُ الْآن يسْأَل فأخبر أَنه يسْأَل حِينَئِذٍ وَإِذا كَانَ يسْأَل فَإِنَّهُ يسمع التَّلْقِين وَقد صَحَّ عَن النَّبِی صلی الله عَلَيْهِ وَسلم أَن الْمَيِّت يسمع قرع نعَالهمْ إِذا ولوا منصرفين.

ترجمہ: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سنن میں ایک حدیث پاک نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ میں تشریف لائے جب تدفین کرلی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرواب انسے سوالات کئے جائیں گے۔ یہ خبر دی گئی کہ اس سے سوالات کئے جاتے ہیں تو جب تلقین کی جائے گی تو وہ تلقین کو بھی سنے گا۔

یہ حدیث پاک صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ جب لوگ میت کو دفن کرنے کے بعد لوٹتے ہیں تو میت ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتی ہے۔

تلقین کا فائدہ

وَذكر عبد الْحق عَن بعض الصَّالِحين قَالَ مَاتَ أَخ لی فرأيته فِی النّوم فَقلت يَا أخی مَا كَانَ حالک حِين وضعت فِی قبرک قَالَ أَتَانِی آتٍ بشهاب من نَار فلولا أَن دَاعيا دَعَا لی لهلكت.

ترجمہ: عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: کہ میرا بھائی فوت ہوگیا تو خواب میں نے اسے دیکھا تو سوال کیا کہ تمھارے ساتھ کیا بیتی؟ تو اس نے کہا: آگ کا شعلہ میری طرف بڑھ رہا تھا اگر میرے لئے دعا کرنے والے دعا نہ کرتے تو میں ہلاک ہوجاتا۔

تلقین کی وصیت

وَقَالَ شبيب بن شيبَة أوصتني أمي عِنْد مَوتهَا فَقَالَت يَا بني إِذا دفنتني فَقُمْ عِنْد قبري وَقل يَا أم شبيب قولي لَا إِلَه إِلَّا الله فَلَمَّا دفنتها قُمتُ عِند قبرها فَقلت يَا أم شبيب قولي لَا إِلَه إِلَّاالله ثمَّ انصرفت فَلَمَّا كَانَ من اللَّيْل رَأَيْتهَا فِي النّوم فَقَالَت يَا بني كدت أهلك لَوْلَا أَن تداركني لَا إِلَه إِلَّا الله فقد حفظت وصيتي يَا بني.

ترجمہ: شبیب بن شیبہ کہتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے وصیت کی کہ جب میں فوت ہوجاؤں تو تم میری قبر کے پاس کھڑے ہوکر تلقین کرنا اور کہنا اے ام شبیب! تو کہہ اللہ تعالی کے علاہ کوئی الہ نہیں ہے۔

پس جب مین نے دفن کرلیا تو میں نے کہا: اے ام شبیب! کہو اللہ تعالی کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے۔ جب میں چلا گیا تو رات کو میں نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا تو وہ مجھے کہنے لگیں کہ اے بیٹے! اگر تو مجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین نہ کرتا اور تو مجھے یاد نہ دلاتا تو قریب تھا کہ میں ہلاک ہوجاتی جب تم نے تلقین کی تو میں نے یاد کرلیا۔(۹)

امام بدر الدین العینی کا قول

وعند الشافعي يستحب أن يلقن بعد الدفن، فيقال يا عبد الله أو يا أمة الله اذكر ما خرجت عليه من الدنيا من شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وأن الجنة حق، والنار حق والبعث حق، وأن الساعة آتية لا ريب فيها، وأن الله يبعث من فى القبور، وأنك رضيت بالله ربا، وبالإسلام دينا، وبمحمد -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نبيا ورسولا، وبالقرآن إماما، وبالكعبة قبلة، وبالمؤمنين إخوانا، لظاهر قوله -عَلَيْهِ السَّلَامُ- لقنوا موتاكم كذا فى "شرح الوجيز."

ترجمہ: امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک میت کو بعد دفن تلقین مستحب ہے۔

کہا جائے اے اللہ کے بندے! اے اللہ کی بندی! یاد کر جس گواہی کو دیتے ہوئے تو دنیا سے نکلا تھا، کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ بھی یاد کر جنت حق ہے اور یہ بھی یاد کر کہ جہنم حق ہے، اور قیامت کے دن اٹھنا بھی حق ہے، اور قیامت کا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے، اور بے شک اللہ تعالی اہل قبور کو اٹھائے گا، اور بے شک تو اللہ تعالی کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے اور قرآن کے رہنما ہونے اور کعبہ کے قبلہ ہونے اور مومنین کے بھائی ہونے پر راضی ہے۔ (۱۰)

ابوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (المتوفی ۶۷۶ھ) کا قول

قُلْتُ فَهٰذَا الْحَدِيثُ وَإِنْ كَانَ ضَعِيفًا فَيُسْتَأْنَسُ بِهِ وَقَدِ اتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْمُحَدِّثِينَ وَغَيْرُهُمْ عَلَى الْمُسَامَحَةِ فِي أَحَادِيثِ الْفَضَائِلِ وَالتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ وَقَدْ اُعْتُضِدَ بِشَوَاهِدَ مِنَ الْأَحَادِيثِ كَحَدِيثِ "وَاسْأَلُوا لَهُ الثبيت "وَوَصِيَّةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهُمَا صَحِيحَانِ سَبَقَ بَيَانُهُمَا قَرِيبًا وَلَمْ يَزَلْ أَهْلُ الشَّامِ عَلَى الْعَمَلِ بِهٰذَا فِي زَمَنِ مَنْ يُقْتَدَى بِهِ وَإِلَى الْآنَ وَهٰذَا التَّلْقِينُ إِنَّمَا "هُوَ فِي حَقِّ الْمُكَلَّفِ الْمَيِّتِ.

نوٹ اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔ (۱۱)

امام زکریا بن محمد بن زکریا الأنصاری السنیکی (المتوفی: ۹۲۶ھ) کا قول

قَالَ النَّوَوِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ لَكِنَّ أَحَادِيثَ الْفَضَائِلِ يُتَسَامَحُ فِيهَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ اُعْتُضِدَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِشَوَاهِدَ مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ.

ترجمہ: امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائل میں احادیث ضعیفہ کے معاملے میں چشم پوشی کی جاتی ہے اہل علم کے نزدیک احادیث صحیحہ کے شواہد کی موجودگی کی وجہ سے یہ قوی کے درجہ تک پہنچ چکی ہے۔ (۱۲)

محمد بن عمر نووی الجاوی (المتوفی:۱۳۱۶ھ) کا قول

(وَینُدب تلقین) میت (بَالغ وَلَو شَهِیدا) لاحتیـاجه إِلَی التَّذْکِیر فِی هَذَا الْوَقْت وَأَن یقْعد الملقن عِنْد رَأس الْقَبْر.

ترجمہ: اور مستحب ہے بالغ میت کوتلقین کرنا اگرچہ شہید ہو کیونکہ اس وقت اس کو ضرورت ہے کہ اس کو یاد کرایا جائے اور یہ کہ ایک ایک شخص قبر کے سر کی جانب بیٹھ جائے اور وہ تلقین کرے۔(۱۳)

محفوظ بن أحمد بن الحسن، أبو الخطاب الکلو ذانی کا قول

ویُسَنُّ تَلْقِینُهُ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ دَفْنِهِ لِحَدِیثِ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ.

ترجمہ: میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کرنا سنت ہے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ وجہ سے۔(۱۴)

منصور بن یونس بن صلاح الدین الحنبلی (المتوفی:۱۰۵۱ھ) کا قول

(وَ)سُنَّ (تَلْقِینُهُ)أَیْ الْمَیِّتِ بَعْدَ الدَّفْنِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِحَدِیثِ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ

ترجمہ: میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کرنا سنت ہے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ وجہ سے۔(۱۵)

فقہ العبادات علی المذہب الحنبلی میں ہے

یسن تلقین المیت بعد الدفن، لما روی سعید بن عبد الله الأزدی.

ترجمہ: میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کرنا سنت ہے بوجہ اس حدیث کے جو سعید بن عبداللہ الازدی نے روایت کی ہے۔(۱۶)

احناف کا موقف

وحكى عن ظهير الدين المرغيناني أنه لقن بعض الأئمة من السلف بعد دفنه، وأوصى أن يلقن هو أيضا بعد دفنه، كذا في عباب المفتي

ترجمہ: امام ظہرالدین المرغینانی رحمہ اللہ تعالی نے بعض ائمہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں تلقین کی ہے اور بعد دفن تلقین کی وصیت بھی کی ہے، اور ایسا ہی عباب المفتی میں ہے۔(۱۷)

فقہ العبادات علی مذہب الحنفی میں ہے

أما التلقين فمشروع في القبر أيضاً.

ترجمہ: اور بہر حال میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کرنا تو یہ مشروع ہے۔(۱۸)

روایت پر اعتراضات کے جوابات

کچھ لوگوں نے اس حدیث مبارکہ (حدیث ابوامامہ الباہلی) کوضعیف کہا ہے اس کا جواب پیش خدمت ہے

فقال ابن الملقن" :إسناده لا أعلم به بأساً.

ترجمہ: امام ابن ملقن رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: اس حدیث شریف کی اسناد میں کسی حرج کو نہیں جانتا۔(۱۹)

امام ابن حجر کا قول

وقال الحافظ ابن حجر إسناده صالح، وقد قوَّاهُ الضياء في أحكامه .

ترجمہ: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: اس کی اسناد صالح ہے، الضیاء نے اس کو اپنی کتاب احکام میں قوی قرار دیا ہے۔(۲۰)

شیخ ابن صلاح کا قول

وأما ابن الصلاح رحمه الله، فإنه مع تضعيفه إياه قال" :ولكن اعتضد بشواهد، وبعمل أهل الشام به قديماً"

ترجمہ: امام ابن صلاح رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے باوجود اس کے ضعف کے شواہد کی موجودگی کے سبب اور اہل شام کے قدیم عمل کے سبب قوی قرار دیا ہے(۲۱)

امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

وقال النووی" :فهذا وإن كان ضعيفاً فيستأنس به، وقد اتفق علماء المحدثين وغيرهم على المسامحة فی أحاديث الفضائل والترغيب والترهيب، وقد اعتضد بشواهد من الأحاديث .

نوٹ: اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے(۲۲)

امام بدرالدین العینی الحنفی (المتوفی:۸۵۵ھ) کا قول

حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اسنادہ صحیح،

اس کی اسناد صحیح ہے۔(۲۳)

تلقین کے متعلق علماء دیوبند کا نظریہ

تلقین مرده رابوقت نزع اولی است یابعددفن یابعد ہر دووقت ؟

الجواب

عندالحنفية تلقين مرده بوقت نزع هست كمافی الدرر المختارويلقن ندبا وقيل وجوبا بذكر الشهادتين عنده قبل الغرر غرة وليكن اگربعد دفن هم كند مضائقه نيست . قال فی الشامی وانمالاينهی عن التلقين بعد الدفن لانه لاضرر فيه نفع لان الميت

یستانس بالذکر علی ماوردہ فی الآثار واللہ تعالی اعلم
کتبہ عزیز الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند(۲۴)

سوال

مردہ کو نزع کے وقت تلقین کرنا اولی ہے یا بعد دفن یا دونوں وقت؟

جواب حنفیہ کے نزدیک مردہ کو تلقین کرنا نزع کے وقت اولی ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے، اور تلقین کرنے کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ مستحب ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ واجب ہے۔ ذکر شہادتین کے ساتھ غرغرہ کے وقت۔ امام نے فرمایا میت کو دفن کرنے کے بعد تلقین کرنے سے منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس میں نفع ہے اور کوئی بھی نقصان نہیں ہے، اس لئے کہ میت کو انس حاصل ہوتا ہے ذکر الہی کے ساتھ۔

اور اللہ تعالی زیادہ جاننے والا ہے۔(۲۵)

مفتی دارالعلوم دیوبند نے کہا کہ اس سے کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا ہے مگر آج لوگوں کو اس میں نقصان نظر آنے لگ گیا ہے۔

لطیفہ: ایک ایک غیر کے مقلد سے بحث ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ اس طرح کرتے ہیں کہ ایک قبر کھودتے ہیں اس میں آپ کو دفن کرتے ہیں پھر ہم تلقین کرتے ہیں پھر قبر کھول دیں گے پھر ہم کو بتانا کہ آپ کو ہماری آواز آئی تھی کہ نہیں، میں نے کہا: کیا قبر میں فرشتے آتے ہیں؟ کہنے لگا کہ آتے ہیں۔ میں نے کہا: اس طرح کرتے ہیں دو قبریں کھولتے ہیں ایک میں مجھے اور ایک میں تجھے دفن کیا جائے دو گھنٹے بعد قبر کھولی جائے تم باہر آ کر یہ بتانا کہ فرشتے آئے تھے کہ نہیں میں بتاؤں گا کہ مجھے تلقین کی آواز آئی تھی کہ نہیں، بس یہ سنتے ہی وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔

اللہ تعالی ہمیں دینی فہم عطا فرمائے۔

النعمۃ فی السبحۃ

اس باب میں تسبیح ہاتھ میں رکھنے اور پڑھنے کا بیان ہے، اس کے لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ بعض احمق لوگ اس کو دیکھتے ہی سیخ پا ہو جاتے ہیں اور منع کرنا شروع کر دیتے ہیں اور بدعت بدعت کی رٹ لگانا شروع کر دیتے ہیں، اللہ تعالی ان کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رسول اللہ ﷺ نے انکار نہیں فرمایا

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ -رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ -أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ -صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ -عَلَی امْرَأَةٍ وَبَیْنَ یَدَیْهَا نَوًی أَوْ حَصًی، تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ :أَلا أُخْبِرُکِ بِمَا هُوَ أَیْسَرُ عَلَیْکُمْ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَلِکَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَکْبَرُ مِثْلَ ذَلِکَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِکَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِکَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِکَ

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مائی صاحبہ کے پاس گیا تو ان کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس سے آسان عمل نہ بتاؤں؟ یا یہ فرمایا: کہ اس سے بھی افضل عمل نہ بتاؤں؟ یہ تسبیح تلقین فرمائی

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَلِکَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَکْبَرُ مِثْلَ ذَلِکَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِکَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِکَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِکَ.(۲۶)

شرح الحدیث

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

وَهَذَا أَصْلٌ صَحِیحٌ لِتَجْوِیزِ السُّبْحَةِ بِتَقْرِیرِهِ -صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ -فَإِنَّهُ فِی مَعْنَاهَا، إِذْ لَا فَرْقَ بَیْنَ الْمَنْظُومَةِ وَالْمَنْثُورَةِ فِیمَا یُعَدُّ بِهِ، وَلَا یُعْتَدُّ بِقَوْلِ مَنْ عَدَّهَا بِدْعَةً، وَقَدْ قَالَ الْمَشَایِخُ :إِنَّهَا سَوْطُ الشَّیْطَانِ، وَرُوِیَ أَنَّهُ رُئِیَ مَعَ الْجُنَیْدِ سُبْحَةٌ فِی یَدِهِ حَالَ انْتِهَائِهِ، فَسُئِلَ عَنْهُ

فَقَالَ :شَیْءٌ وَصَلْنَا بِهِ إِلَى اللّٰهِ كَيْفَ نَتْرُكُهُ؟

ترجمہ: یہ اصل ہے تسبیح کے جواز کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر انکار نہیں فرمایا، اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ تسبیح پروئی ہوئی ہو یا نہ پروئی ہوئی ہو جس پر شمار کیا جا رہا ہے۔ جس نے تسبیح کو بدعت کہا ہے اس کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے، مشائخ کرام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ یہ تسبیح شیطان کے لئے کوڑا ہے، اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مبارک ہاتھ میں تسبیح تھی تو کسی نے عرض کیا تو آپ نے اس کو جواب دیا ہم اسی تسبیح کے اللہ تعالی کے بارگاہ تک پہنچے ہیں اب اس کو کیسے ترک کردیں۔(۲۷)

اسی حدیث کے تحت امام مناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں

هذا أصل في ندب السبحة المعروفة و كان ذلك معروفا بين الصحابة فقد أخرج عبد الله بن أحمد أن أبا هريرة كان له خيط فيه ألفا عقدة فلا ينام حتى يسبح به ، وقد اتخذ السبحة أولياء كثيرون

ترجمہ: یہ دلیل ہے معروف تسبیح رکھنے کی ،اور یہ تسبیح معروف تھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں، عبداللہ بن احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس ایک دھاگہ تھا جس کو ایک ہزار گرہیں لگی ہوئی تھیں، تب تک سوتے نہ تھے جب تک اس کو پڑھ نہ لیتے، بہت سے اولیاء اللہ نے ہی تسبیح استعمال کی ہے۔(۲۸)

شوکانی کا قول

شوکانی نے ایک مکمل باب تسبیح کے جواز پر لکھا ہے جس کا نام (بَابُ جَوَازِ عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ وَعَدِّهِ بِالنَّوَى وَنَحْوِهِ) یہ باب تسبیح پڑھنے کے جواز میں وہ انگلیوں پر گن کر پڑھنے کے ساتھ ہو یا گٹھلی پر شمار کرنے یا اس جیسی کسی اور شئی کے ساتھ۔ یہ ہم نقل کرنا اس لئے بھی ضروری جانتے ہیں کہ آج جتنے لوگ اس کو منع کرتے ہیں یہ سارے اسی کے پیروکار ہیں تا کہ ان کو آئینہ دکھایا جاسکے کہ تمھارے بڑے کیا کہتے تھے اور تم کیا کہہ

رہے ہو، تمھارے کہنے پر اگر اس عمل کو بدعت مان لیں تو بڑے بدعتی تمھارے شوکانی اورمبارکپوری بنتے ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ تسبیح رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوحدیثیں نقل کیں اس کے بعد لکھا

وَالْحدِيثَانِ الْآخرَانِ يَدُلَّانِ عَلَى جَوَازِ عَدِّ التَّسْبِيحِ بِالنَّوَى وَالْحصَى وَعَدَمُ إِنكَارِهِ وَالْإِرْشَادُ إِلَى مَا هُوَ أَفْضَلُ لَا يُنَافِي الْجَوَازَ.

آخری دوحدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تسبیح گھٹلی اور کنکری کے ساتھ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے اس مائی صاحبہ کی تسبیح کو دیکھ انکار نہ فرمایا بلکہ اس سے افضل چیز کی طرف رہنمائی فرمائی، اور اس سے افضل چیز کی طرف رہنمائی فرمانا تسبیح کے جواز کے منافی نہیں ہے۔

صحابی کی تسبیح

أَخرَجَهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ قَالَ حَدَّثنَا عَفَّانَ حَدَّثنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْت أَبَا صَفِيَّةَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ خَازِنًا قَالَتْ :فَكَانَ يُسَبِّحُ بِالْحَصَى.

حضرت یونس بن عبید رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے ایک شخص کو دیکھا جو کہ خازن تھے وہ کنکریوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی تسبیح

وَأَخرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُسَبِّحُ بِالْحَصَى

حضرت حکیم بن الدیلم نے روایت کیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کنکریوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

بنت حسین رضی اللہ عنہ کی تسبیح

وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ فِی الطَّبَقَاتِ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَی أَخْبَرَنَا إِسْرَائِیلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ امْرَأَةٍ خَدَمَتْهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ أَنَّهَا کَانَتْ تُسَبِّحُ بِخَیْطٍ مَعْقُودٍ فِیهِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مائی صاحبہ جو کہ خادمہ تھیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وہ کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک دھاگہ تھا جس پر گرہیں لگی ہوئی تھیں آپ اس پر تسبیح پڑھا کرتی تھیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی تسبیح

وَأَخْرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ فِی زَوَائِدِ الزُّهْدِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّهُ کَانَ لَهُ خَیْطٌ فِیهِ أَلْفُ عُقْدَةٍ فَلَا یَنَامُ حَتَّی یُسَبِّحَ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک دھاگہ تھا جس کو ایک ہزار گرہیں لگی ہوئی تھیں، جب ان کو پڑھ نہ لیتے سوتے نہ تھے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی تسبیح

وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ فِی الزُّهْدِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : کَانَ لِأَبِی الدَّرْدَاءِ نَوًی مِنَ الْعَجْوَةِ فِی کِیسٍ فَکَانَ إِذَا صَلَّی الْغَدَاةَ أَخْرَجَهَا وَاحِدَةً وَاحِدَةً یُسَبِّحُ بِهِنَّ حَتَّی یُنْفِذَهُنَّ.

ترجمہ: حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس عجوہ کھجور کی گٹھلیاں تھیں اور وہ ایک تھیلی میں رکھی ہوئی تھیں جب صبح کی نماز ادا کرتے تو ایک ایک کر کے نکالتے اور ان پر تسبیح پڑھا کرتے یہاں تک کہ وہ ساری ختم فرما دیتے تھے۔

شوکانی نے امام سیوطی کا قول نقل کیا

وَقَدْ سَاقَ السُّیُوطِیّ آثَارًا فِی الْجُزْءِ الَّذِی سَمَّاهُ الْمِنْحَةُ فِی السُّبْحَةِ وَهُوَ مِنْ جُمْلَةِ کِتَابِهِ الْمَجْمُوعِ فِی الْفَتَاوَی وَقَالَ فِی آخِرِهِ وَلَمْ یُنْقَلْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ وَلَا مِنَ الْخَلَفِ الْمَنْعُ مِنْ جَوَازِ عَدِّ الذِّکْرِ بِالسُّبْحَةِ بَلْ کَانَ أَکْثَرُهُمْ یَعُدُّونَهُ بِهَا وَلَا یَرَوْنَ ذَلِکَ مَکْرُوهًا انْتَهَی۔

ترجمہ: سیوطی نے آثار جمع کئے ہیں ایک جز میں اس کا نام رکھا ہے المنحۃ فی السبحۃ یہ ان کتاب الحاوی للفتاوی میں سے ایک رسالہ ہے اس کے آخر میں فرماتے ہیں: سلف وخلف میں کسی سے بھی تسبیح کا انکار منقول نہیں ہے، اور نہ ہی کسی نے اس کو منع کیا ہے، بلکہ اکثر نے تو اس کو استعمال کیا ہے، اور کسی نے بھی اس کو مکروہ نہیں کہا ہے۔ (۲۹)

عبدالرحمٰن مبارکپوری کا موقف

وَیَدُلُّ عَلَی جَوَازِ عَدِّ التَّسْبِیحِ بِالنَّوَی وَالْحَصَی حَدِیثُ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَأَةٍ وَبَیْنَ یَدَیْهَا نَوًی أَوْ حَصًی تُسَبِّحُ بِهِ الْحَدِیثَ وَحَدِیثُ صَفِیَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیَّ أَرْبَعَةُ آلَافِ نَوَاةٍ أُسَبِّحُ بِهَا الْحَدِیثَ.

عبدالرحمٰن مبارکپوری نے لکھا ہے کہ: گٹھلی اور کنکری پر تسبیح پر پڑھنے کے جواز پر دلالت ہوتی ہے، کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک جو گزر چکی ہے اور حدیث صفیہ رضی اللہ عنہا بھی دال ہے اس پر کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس تشریف لائے میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ (۳۰)

ابوالحسن بن عبیداللہ کا قول

قلت :ویدل علی جواز عد التسبیح بالنوی والحصی .حدیث سعد

بن وقاص المتقدم، وحديث صفية قالت :دخل عليّ رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يديّ أربعة آلات نواة أسبح بها.

ترجمہ: ابوالحسن بن عبیداللہ نے کہا کہ گٹھلی اور کنکری پر تسبیح پر پڑھنے کے جواز پر دلالت ہوتی ہے، کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک جو گزر چکی ہیاور حدیث صفیہ رضی اللہ عنھا بھی دال ہے اس پر کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس تشریف لائے میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔(۳۱)

تسبیح یاد دلانے والی ہے

قال رسول الله ﷺ :نعم المذكر السبحة،

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تسبیح یاد دلانے والی ہے۔(۳۱)

صاحب البحرائق کا قول

بِأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِاتِّخَاذِ السُّبْحَةِ الْمَعْرُوفَةِ لِإِحْصَاءِ عَدَدِ الْأَذْكَارِ .

ترجمہ: فرماتے ہیں: اذکار کی تعداد کو گننے کے لئے معروف تسبیح کو لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۳۲)

امام طحطاوی کا قول

قال ابن حجر والروايات بالتسبح بالنوى والحصا كثيرة عن الصحابة وبعض أمهات المؤمنين بل رآها صلى الله عليه وسلم وأقرا عليه.

ترجمہ: امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: گٹھلی اور کنکری پر تسبیح پڑھنے کی صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین رضی اللہ عنھم سے بہت سی روایات مروی ہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے خود ملاحظہ فرمایا اور اسے مقرر رکھا۔(۳۳)

حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ کی تسبیح

عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ ,عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ كَانَ بِيَدِ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ سُبْحَةٌ يُسَبِّحُ بِهَا قَالَ :فَنَامَ وَالسُّبْحَةُ فِي يَدِهِ، قَالَ: فَاسْتَدَارَتِ السُّبْحَةُ فَالْتَفَّتْ عَلَى ذِرَاعِهِ وَجَعَلَتْ تُسَبِّحُ، قَالَ : فَالتفت أَبُو مُسْلِمٍ وَالسُّبْحَةُ تَدُورُ فِي ذِرَاعِهِ وَهِيَ تَقُولُ :سُبْحَانَكَ يَا يا منبت النبات، ويا دائم الثبات،قَالَ :فَقَالَ :هَلُمِّي يَا أُمَّ مُسْلِمٍ فَانْظُرِي إِلَى أَعْجَبِ الأعاجيب، قَالَ :فَجَاءَتْ أُمُّ مُسْلِمٍ وَالسُّبْحَةُ تَدُورُ وَتُسَبِّحُ فَلَمَّا جَلَسَتْ سَكَنَتْ.

ترجمہ: حضرت بکر ایک شخص سے جس کا نام بھی انہو ں نے ذکر کیا ہے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا کہ حضرت ابو مسلم الخولانی رضی اللہ عنہکے ہاتھ میں تسبیح تھی وہ پڑھتے پڑھتے سو گئے ،اور تسبیح ان کے ہاتھ میں تھی میں نے اچانک توجہ کی تو وہ تسبیح گھوم بھی رہی تھی اور سبحان اللہ پڑھ رہی تھی ،حضرت ابو مسلم الخولانی رضی اللہ عنہ نے توجہ کی تو وہ پڑھ رہی تھی انہوں نے اپنی گھر والی کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ یہ عجیب ترین چیز دیکھو، کہ یہ گھوم بھی رہی ہے اور تسبیح بھی پڑھ رہی ہے جب وہ مائی صاحبہ بیٹھی تو وہ خاموش ہوگئی۔ (۳۴)

الشیخ عبد القادر الجیلانی الحنبلی رضی اللہ عنہ کی تسبیح

قال الشیخ الامام العارف عمر البزار کانت سبحة الشیخ ابی الوفاء کاکیش التی اعطاهالسیدی الشیخ عبدالقادر الجیلانی قدس الله ارواحهم اذاوضعهاعلی الارض تدور وحدهاحبة حبة.

ترجمہ: الشیخ امام عارف باللہ عمر البزار رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ ابوالوفاء کاکیش رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ایک تسبیح تھی جوانہوں نے حضرت الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو دے دی تھی ،حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

اس تسبیح کو زمین پر رکھتے تو وہ ایک ایک دانہ کر کے خود ہی گھومنا شروع کر دیتی ہے۔(۳۵)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا فتوی

سال الکوسج الامام احمد بن حنبل رضی الله عنه : یسبح الرجل بالنوی ؟ فقال احمد : قدفعل ذلک ابوهریره وسعد رضی الله عنهما.

ترجمہ: امام کوسج رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سوال کیا کہ کوئی شخص گٹھلیوں پر تسبیح پر پڑھتا ہے ایسا کرنا کیسا ہے؟ تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام تو ابوھریرہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنھما نے بھی کیا ہے۔(۳۶)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے استاد کا عمل

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے استاد تھے حضرت سیدنا یحیی القطان رضی اللہ عنہ، یہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے محدث تھے، ان کے متعلق امام ذہبی کا قول ہے

قال الذهبی رحمة الله تعالی علیه : قال ابن معین : وکان یحیی القطان یجئی معه بمسباح یدخل یده فی ثیابه فیسبح .

ترجمہ: امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لکھا کہ امام ابن معین نے کہا کہ حضرت یحیی القطان کے پاس ایک تسبیح تھی وہ کپڑے کے اندر ہاتھ داخل کرتے اور تسبیح پڑھتے تھے۔(۳۷)

تسبیح رکھنا تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے استاذہ سے ثابت ہو گیا تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنے اساتذہ پر بدعتی ہونے کا فتوی کیسے لگا سکتے تھے۔

ابن قیم حنبلی کا قول

وقال ابن قیم : قال القشیری : سمعت اباعلی الدقاق یقول روی فی ید الجنید سبحة ، فقیل له : انت مع شرفک تاخذ بیدک سبحة ؟ فقال :طریق وصلت به الی ربی تبارک وتعالی لاافارق ابداً

ترجمہ: ابن قیم نے کہا کہ امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعلی

الدقاق رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سنا تو فرماتے تھے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی کسی نے تو عرض کیا حضرت آپ اتنے شرف اور بزرگی کے باوجود تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جواب دیا کہ میں اپنے رب تعالی تک اسی تسبیح کی وجہ سے پہنچا ہوں اس لئے میں اس کو کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا۔(۳۸)

ابن تیمیہ کا فتوی

وسئل ابن تیمیة عما اذاقرء القرآن ویعد فی الصلوة بسبحة هل تبطل صلوته ام لا؟ فاجاب : ان کان المراد بهذالسوال ان یعد الآیات او یعد تکرار السورة الواحدة مثل قوله : قل هو الله احد) بسبحة فهذالاباس به وان ارید بالسوال شئی آخر فلیبینه والله اعلم .

ترجمہ: ابن تیمیہ سے سوال کیا گیا کہ جب کوئی شخص نماز میں قرآن پڑھتا ہے اور تسبیح کے ساتھ گنتی کرتا ہے تو کیا نماز باطل ہو جائے گی یا نہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ اگر تو اس سوال سے مراد یہ ہے کہ اس نے آیات کو شمار کرنا ہے یا ایک ہی سورت کا تکرار کرنا ہے اور اور اس کو شمار کرنا ہے جیسے قل ہو اللہ احد کو ہی بار بار پڑھنا اور اس کو تسبیح کے ساتھ شمار کرنا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر اس سوال سے مراد کوئی چیز ہے تو اس کو بیان کرنا ضروری ہے واللہ تعالی اعلم (۳۹)

اس سے معلوم ہوا کہ ابن تیمہ کے نزدیک نماز میں تسبیح اٹھا کر کھڑے ہونا اور اس سے شمار کرنا جائز ہے اور نماز باطل نہیں ہوتی، آج کے بے دینوں کے خارج نماز بھی مسئلہ بن جاتا ہے اللہ تعالی دینی فھم عطا فرمائے۔

سعودی مفتی کا فتوی

صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان نے لکھا ہے

ویباح استعمال السبحة لیعد بها الأذکار والتسبیحات،

ترجمہ: تسبیح کا استعمال جائز ہے تا کہ اس سے اذکار اور تسبیحات کو شمار کیا جا سکے۔ (۴۰)

دوسرے سعودی مفتی کا فتوی

محمد بن صالح بن محمد العثیمین (المتوفی :۱۴۲۱ھ) سے ایک سوال اور اس کا جواب

السؤال

كثر السؤال عن استعمال السبحة لإعانة المسبح فى ضبط العد، لكثرة ضبط الأوراد فى السنة، فبعض الناس يرى أن ضبط العدد يصعب عليه خاصة الكبار فهل لهم أن يستعملون السبحة؟

ترجمہ: یہ بہت زیادہ سوال ہوتا ہے کہ ذکر و اذکار کرنے والا تعداد کو شمار کرنے کے لئے تسبیح کا بعض بڑی عمر کے لوگوں کو اوراد و وظائف کے شمار کرنے میں دشواری ہوتی ہے تو کیا یہ لوگ تسبیح استعمال کر سکتے ہیں؟

الجواب

استعمال السبحة فى التسبيح لا بأس به، لكنه فى الأصابع أفضل

تسبیحات کو شمار کرنے میں تسبیح کا استعمال کرنا جائز ہے، البتہ انگلیوں پر شمار کرنا افضل ہے۔ (۴۲)

مفتی العثیمین کا دوسرا فتوی

محمد بن صالح بن محمد العثیمین سے ایک سوال اور اس کا جواب (س ۲۶۰)

ما رأيكم فى استخدام المسبحة فى التسبيح؟ جزاكم الله خيراً.

الجواب :استخدام السبحة جائز، لكن الأفضل أن يسبح بالأنامل وبالأصابع

سوال نمبر ۲۶۰

کیا فرماتے ہیں کہ تسبیحات کو شمار کرنے میں تسبیح استعمال کرنا کیسا ہے؟ جزاکم اللہ خیراً

الجواب:

ترجمہ: تسبیح پر تسبیحات شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یہ جائز ہے لیکن انگلیوں کے پوروں پر یا ہاتھ پر شمار کرنا افضل ہے۔ (۴۳)

العثیمین کا تیسرا فتوی

سئل فضيلة الشيخ أعلى الله مكانه ومكانته عنده ما حكم استعمال السبحة؟

فأجاب فضيلته بقوله :السبحة ليست بدعة دينية، وذلك لأن الإنسان لا يقصد التعبد لله بها، وإنما يقصد ضبط عدد التسبيح الذى يقوله، أو التهليل، أو التحميد، أو التكبير، فهى وسيلة وليس مقصودة

ترجمہ: فضیلۃ الشیخ أعلی اللہ مکانہ ومکانتہ عندہ سے سوال کیا گیا کہ تسبیح کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب: مفتی نے جواب دیا کہ تسبیح پر شمار کرنا کوئی دینی بدعت نہیں ہے اس لئے کہ کوئی بھی انسان اس سے اللہ تعالی کی عبادت کا قصد نہیں کرتا، اس کا ارادہ تو صرف یہ ہوتا ہے کہ اس سے تسبیحات کو شمار کرے یا تہلیل وتحمید اور تکبیرات کو شمار کرے یہ تو وسیلہ ہے کوئی مقصود نہیں ہے۔ (۴۴)

سعودی مفتی اعظم کا فتوی

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سے سوال ہوا تو اس نے کیا جواب دیا ملاحظہ فرمائیں

حكم استعمال السبحة فى التسبيح

س :هل من الجائز سماحة الشيخ أن أستعمل السبحة فى التسبيح

ج :الأفضل الأصابع، لكن فى بيتك تستعمل السبحة أو عقدا أو حصى أو نوى لا بأس، لكن فى المسجد أو مع الناس أصابع، هو السنة كما كان النبى يفعل عليه الصلاة والسلام، فهو الأفضل لك.

سوال: سماحۃ الشیخ یہ فرمائیں کہ تسبیحات کو تسبیح پر میں شمار کرنا کرلوں؟

الجواب: مفتی عبدالعزیز بن الباز نے جواب دیا افضل یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا کرو ،لیکن آپ جب گھر میں ہو تو تسبیح استعمال کرلیا کرو یا دھاگہ کے گرہیں یا کنکریوں یا گٹھلیوں پر شمار کرلیا کرو تو کوئی حرج نہیں لیکن جب لوگوں کے سامنے ہو یا مسجد میں تو پھر انگلیوں پر شمار کیا کرو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور یہی افضل ہے۔ (۴۵)

قارئین آپ کو اس کیا کہیں گے جو چیز ان کے نزدیک بدعت ہے وہ لوگوں کے سامنے تو جائز نہیں لیکن جب گھر میں ہو یا لوگ نہ دیکھ رہے ہوں تو پھر جائز ہے۔

تین سعودی مفتیوں کا فتوی

عبداللہ بن قعود ... عبداللہ بن غدیان ... عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

السوال

ما حكم الإسلام فى استخدام السبحة، وهل يجوز استخدام السبحة التى أدخل فى صنعها بعض الأحجار الكريمة، حتى إن هناك سبحات مصنوعة من الذهب الخالص، ومطعمة بالماس والياقوت والمرجان، وما هو أفضل :التسبيح بالأصابع أم بالسبحة المصنوعة بالأحجار الكريمة؟

ترجمہ: تسبیح کو استعمال کرنے میں اسلام کا کیا حکم ہے، کیا اس تسبیح کو استعمال کرنا جائز ہے جس میں بڑے قیمتی پتھر استعمال ہوتے ہیں، یہاں ایسی تسبیحات ملتی ہیں جس میں سونا لگا ہوا تا ہے اور یاقوت و مرجان وغیرہ لگے ہوتے ہیں کیا ان کا استعمال کرنا افضل ہے یا پھر ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کرنا افضل ہے؟۔

الجواب

استخدام السبحة من الأمور العادية، والأصل فيها الجواز، ولا نعلم دليلا يدل على منعها، وأما استخدام السبحة المصنوعة من ذهب أو فضة أو أدخل فى صناعتها ذهب أو فضة فلا يجوز استخدامها،

لـلأدلة الـدالة عـلـى ذلـک وبـالـلـه الـتـوفـيـق، وصلى الله على نبينا محمد و آله وصحبه وسلم.

ترجمہ: تسبیح کو استعمال کرنا امور عادیہ میں سے ہے، اصل میں جواز ہے، ہم کو آج تک ایسی کوئی دلیل نہیں ملی جس میں تسبیح سے منع کیا گیا ہو،

بہر حال وہ تسبیح جس میں سونے اور چاندی کا استعمال کیا گیا ہو یا قیمتی پتھروں کا استعمال کیا گیا ہو ان کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس پر دلائل موجود ہیں۔(۴۶)

نوٹ: قابل غور بات یہ ہے کہ سعودی مفتیوں کو تسبیح کے منع کی کوئی دلیل نہیں ملی پاکستانی غیر مقلدوں کو مل گئی ہے جس وجہ سے ہر شخص سے تسبیح چھیننے لگ جاتے ہیں، اور ہر شخص کو بدعتی اور مشرک ہونے کا فتوی داغنے میں دیر نہیں کرتے۔

شمس الحق عظیم آبادی کا فتوی

قَال: وَقَدْ وَرَدَتْ فِي ذَلِکَ آثَارٌ، وَلَمْ يُصِبْ مَنْ قَال إِنَّ ذَلِکَ بِدْعَةٌ.

ترجمہ: تسبیح کے استعمال کرنے کے بارے میں کئی آثار مروی ہیں، جو شخص اس کو بدعت کہتا ہے وہ درست نہیں ہے۔(۴۷)

الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ میں ہے

وَنَـقَـلَ ابْـنُ عَلَّانَ عَنْ شَرْحِ الْمِشْكَاةِ لِابْنِ حَجَرٍ قَوْلَهُ :فِي الْحَدِيثِ الْـمَذْكُورِ نَدْبُ اتِّخَاذِ السُّبْحَةِ، وَزَعْمُ أَنَّهَا بِدْعَةٌ غَيْرُ صَحِيحٍ، إِلَّا أَنْ يُـحْـمَـلَ عَـلَـى تِـلْـكَ الْكَيْفِيَّاتِ الَّتِي اخْتَرَعَهَا بَعْضُ السُّفَهَاءِ، مِمَّا يُمَحِّضُهَا لِلزِّينَةِ أَوِ الرِّيَاءِ أَوِ اللَّعِبِ.

ترجمہ :ابن علان نے ابن حجر کی شرح مشکوۃ سے نقل کیا ہے کہ تسبیح کو استعمال کرنا مستحب ہے، اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ یہ بدعت ہے وہ غلط ہے، سوائے اس صورت کے کہ جیسے بعض احمق لوگوں نے تسبیح زینت اور ریا کاری اور کھیل کے لئے رکھی ہوئی یہ ناجائز ہے۔(۴۸)

ابن علان کا قول

وَرَدَّ ابْنُ عَلَّانَ الْقَوْلَ بِأَنَّهَا بِدْعَةٌ بِأَنَّ إِقْرَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ عَلَى الْعَدِّ بِالْحَصَى أَوِ النَّوَى يَنْفِي أَنَّهَا بِدْعَةٌ فَإِنَّ الْإِقْرَارَ هُوَ مِنَ السُّنَّةِ.

ابن علان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تسبیح کو بدعت کہنے والوں کا بہت زیادہ رد کیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو کنکریوں یا گٹھلیوں پر تسبیح پڑھتے دیکھ کر کوئی انکار نہیں فرمایا، رسول اللہ ﷺ کا انکار نہ فرمانا بدعت کی نفی کر دیتا ہے، بے رسول اللہ ﷺ کا عدم انکار سنت بنا دیتا ہے۔(۴۸)

محمد بن محمد، ابن شرف الدین الخلیلی الشافعی القادری (المتوفی ۱۱۴۷ھ)

السوال

(سئل) فی السبحة هل لها أصل فی السنة وهل الأفضل التسبيح بعقد الأصابع أو بالسبحة أو فی ذلک تفضيل؟

ترجمہ: سوال کیا گیا کہ تسبیح کی اصل حدیث شریف سے ثابت ہے؟ کیا انگلیوں پر پڑھنا افضل ہے یا تسبیح پر شمار کرنا یا اس میں کوئی تفصیل ہے؟

الجواب

(أجاب) الأصح أن للسبحة أصلا فی السنة،

جواب دیا کہ اصح یہ ہے کہ اس کی اصل رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ سے ثابت ہے۔(۴۹)

اس کے بعد احادیث مبارکہ نقل کی ہیں جو ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ تسبیح ہاتھ میں رکھنا حرام و ناجائز نہیں بلکہ جائز ہے۔

صفر المظفر ۱۴۳۹ھ/نومبر ۲۰۱۷ء)

فقیر ضیاء احمد قادری رضوی عفاء اللہ عنہ

حوالہ جات

(۱) (۱) المعجم الکبیر للطبرانی (۸:۲۴۹)
(۲) تفسیر روح البیان (۵:۱۸۷)
(۳) أضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن (۶:۱۳۷)
(۴) الأحادیثُ المُشْکِلَۃُ الواردۃُ فی تفسیر القرآنِ الکریم (عَرْض وَدِراسَۃ (۱:۳۶۳)
(۵) الدعاء لطبرانی (۱:۳۶۴)
(۶) سبل السلام للکحلاوی (۱:۵۰۱)
(۷) نیل الاوطار (۱:۱۰۹)
(۸) - عون المعبود شرح سنن أبی داود، ومعہ حاشیۃ ابن القیم: تہذیب سنن أبی داود وإیضاح علله ومشکلاتہ (۱۳:۱۹۹)
(۹) جامع المسانید والسُّنَن الهادی لأقوم سَنَن لحافظ ابن کثیر (۸:۵۲۳)
(۱۰) البدر المنیر فی تخریج الأحادیث والآثار الواقعۃ فی الشرح الکبیر (۵:۳۳۴)
(۱۱) المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار، فی تخریج مافی الإحیاء من الأخبار (مطبوع بہامش إحیاء علوم الدین (۱:۱۸۷۵)
(۱۲) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (۲:۳۲۴)
(۱۳) ایضاً ۳:۴۵)
(۱۴) التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر لابن حجر العسقلانی (۲:۳۱۰)
(۱۵) ایضاً (۲:۲۷۰)

(۱۶) جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد (۱:۴۴۰)

(۱۷) كشف الخفاء ومزيل الإلباس (۱:۳۶۲)

(۱۸) فتح الغفار الجامع لأحكام سنة نبينا المختار (۲:۷۶۲)

(۱۹) تحرير علوم الحديث (۱۰۹۱)

(۲۰) فقه العبادات على المذهب الحنبلي (۱:۱۳۴)

(۲۱) فقه السنة لسيد سابق (۱:۵۴۷)

(۲۲) الموسوعة الفقهية الميسرة في فقه الكتاب

• والسنة المطهرة (۴:۱۸۱)

(۲۳) فتاوى يسألونك (۹:۲۳۱)

(۲۴) فتاوى حسام عفانة (۱۸:۲۱)

(۲) كشف الخفاء ومزيل الإلباس (۱:۳۶۲)

(۳) (۱) التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير

لابن حجر العسقلاني (۲:۳۱۰)

(۲) (۲) ایضاً (۲:۲۷۰)

(۳) (۳) ابن قيم الجوزية وجهوده في خدمة السنة النبوية وعلومها

(۲:۵۲۹)

(۴) البدر المنير في تخريج الأحاديث والآثار الواقعة

في الشرح الكبير لامام العجلوني (۵:۳۳۴)

(۵) فقه السنة لسيد السابق (۱:۵۴۷)

(۶) (نيل الأوطار لشوكاني) ۴:۱۱۰

(۷) (نيل الأوطار) ۴:۱۱۰

(۸) الموسوعة الفقهية الميسرة في فقه الكتاب والسنة المطهرة (۴:۱۸۱)

(۹) (۱) الروح فی الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء بالدلائل من الکتاب والسنة لابن قیم جوزی (۱:۱۳)

(۲) الجموع البهیة للعقیدة السلفیة التی ذکرها العلامة الشنقیطی فی تفسیره أضواء البیان (۲:۵۹۵)

(۱۰) البنایة شرح الهدایة (۳:۱۷۷)

(۱۱) المجموع شرح المهذب) (مع تکملة السبکی والمطیعی (۵:۲۰۴)

(۱۲) (۱) أسنی المطالب فی شرح روض الطالب (۱:۳۲۹)

(۲) فقه السنة (۱:۵۴۷)

(۱۳) نهایة الزین فی إرشاد المبتدئین (۱:۱۶۲)

(۱۴) الهدایة علی مذهب الإمام أبی عبدالله أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی (۱:۱۲۳)

(۱۵) دقائق أولی النهی لشرح المنتهی المعروف بشرح منتهی الإرادات (۱:۳۷۴)

(۱۶) فقه العبادات علی المذهب الحنبلی (۱:۱۳۴)

(۱۷) البنایة شرح الهدایة (۳:۱۷۷)

(۱۸) فقه العبادات علی مذهب الحنفی (۱:۱۲۵)

(۱۹) البدر المنیر (۴:۵۰).

(۲۰) التلخیص الحبیر: (۲:۱۳۵)

(۲۱) (۱) الأذکار للنووی: (ص ۱۳۸)

(۲) ابن قیم الجوزیة وجهوده فی خدمة السنة النبویة وعلومها (۲:۵۲۹)

(۲۲) المجموع شرح المهذب) (مع تکملة السبکی والمطیعی (۵:۲۰۴)

(۲۳) البنایة شرح الهدایة (۳:۱۷۷)

(۲۵) فتاوی دار العلوم دیوبند جلد ۵ ص ۱۵۱)

(۲۶) مشکوۃ رقم الحدیث ۲۳۱۱)

(۲۷) (۱) مرقاۃ المفاتیح (۴:۱۶۰۱)

(۲) تحفۃ الاحوذی (۹:۳۸۰)

(۲۸) فیض القدیر للمناوی (۴:۳۵۵)

(۲۹) نیل الاوطار، لمحمد بن علی بن محمد بن عبداللہ الشوکانی الیمنی (۲:۲۶۶)

(۳۰) تحفۃ الأحوذی بشرح جامع الترمذی، أبو العلا محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم المبارکفوری (۹:۳۲۲)

(۳۱) (۱) کنز العمال (۷:۵۳۱)

(۲) جامع الاحادیث (۲۲:۲۶۵)

(۳) نیل الاوطار (۲:۱۶۶)

(۳۱) مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، أبوالحسن عبید اللہ بن محمد عبدالسلام بن خان محمد بن أمان اللہ بن حسام الدین الرحمانی المبارکفوری (۷:۴۷۹)

(۳۲) البحر الرائق (۲:۳۱۱)

(۳۳) حاشیہ طحطاوی علی المراقی (۱:۳۱۶)

(۳۴) (۱) کرامات الأولیاء - مخطوط : أبو محمد الحسن بن محمد بن الحسن بن علی البغدادی الخلّال (۱:۱۶)

(۲) الحاوی للفتاوی (۲:۵)

(۳۵) الحاوی للفتاوی للامام السیوطی (۲:۵)

(۳۶) الحنابلہ: ۱۳:۷)

(۳۷) سیر اعلام النبلاء (۱۷:۱۹۰)

(۳۸) مدارج السالکین (۳:۱۹۰)

(۳۹) مجموع الفتاوی (۲۲:۶۲۵)

(۴۰) الملخص الفقہی (۱:۱۵۹) صالح بن فوزان بن عبد اللہ الفوزان دار العاصمۃ، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

(۴۲) (۱) لقاء الباب المفتوح (رقم الفتوی ۱۵۸:۲۸)

(۲) ایضاً (رقم الفتوی ۲۳۰:۱۵)

(۴۳) فتاوی ارکان الاسلام (۱:۳۳۶)

(۴۴) مجموع فتاوی ورسائل فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین (۱۳:۲۴۰)

(۴۵) فتاوی نور علی الدرب (۹:۱۲۱)

(۴۶) (۱) للجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإ فتاءا لمجموعۃ الأولی (۲۴:۳۰۶)

(۲) یضاً (۲۴:۲۶۹)

(۳) فتاوی اسلامیہ (۴:۵۰۸)

(۴۷) عون المعبود (۴:۳۶۷)

(۴۸) الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ (۲۱:۲۵۹)

(۴۸) الفتوحات الربانیۃ (۱:۲۵۱۔۲۵۲)

(۴۹) فتاوی الخلیلی علی المذہب الشافعی (۲:۲۹۶)

الروح فی الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء بالدلائل من الکتاب والسنة لابن قیم جوزی (دار الکتب العلمیة -بیروت
الجموع البهیة للعقیدة السلفیة التی ذکرها العلامة الشنقیطی فی تفسیره أضواء البیان دار الکتب العلمیة - بیروت
البنایة شرح الهدایة (ابو محمد محمود بن أحمد بن موسی بن أحمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین العینی (المتوفی:۸۵۵ھ) دار الکتب العلمیة -بیروت، لبنان
أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (المتوفی:۶۷۶ھ) دار الفکر بیروت لبنان
کریا بن محمد بن زکریا الأنصاری، زین الدین أبو یحیی السنیکی (المتوفی۹۲۶ھ) دار الکتاب الإسلامیدون طبعة وبدون تاریخ
نهایة الزین فی إرشاد المبتدئین لمحمد بن عمر نووی الجاوی البنتنی إقلیما، التناری بلدا (المتوفی:۱۳۱۶ھ) دار الفکر -بیروت
الهدایة علی مذهب الإمام أبی عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی: محفوظ بن أحمد بن الحسن، أبو الخطاب الکلوذانی مؤسسة غراس للنشر والتوزیع
دقائق أولی النهی لشرح المنتهی المعروف بشرح منتهی الإرادات (منصور بن یونس بن صلاح الدین ابن حسن بن إدریس البهوتی الحنبلی (المتوفی:۱۰۵۱ھ) عالم الکتب
الأذکار للنووی أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (المتوفی:۶۷۶ھ) دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت -لبنان
فتاوی دار العلوم دیو بند از مفتی عزیز الرحمٰن مطبوعہ مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور پاکستان

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

1۔ وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
2۔ اسلام اور کھیل
3۔ قلم کا ادب
4۔ میلا د سید الانبیاء ﷺ
5۔ اعلیٰ حضرت اور سائنس
6۔ اسلام معیشت
7۔ قربانی کے فضائل و مسائل
8۔ صلوا علی الحبیب ﷺ
9۔ اذان حجاز
10۔ کتاب الصوم
11۔ مسجد ضرار اور اس کے نمازی
12۔ حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام
13۔ فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
14۔ اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
15۔ عظمت حبیب الرحمٰن من تفسیر روح البیان
16۔ کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا؟
17۔ اسلام اور عورت
18۔ تاریخ اہل سنت
19۔ میلا د سید المرسلین ﷺ
20۔ میلا د سید الانبیاء والمرسلین ﷺ
21۔ کیا میلا د اور کرسمس ایک ہیں؟
22۔ طلع البدر علینا
23۔ اپنے ایمان کی فکر کیجیے
24۔ غزوہ تبوک کا مبارک سفر
25۔ تحفظ ناموس رسالت اور جانور
26۔ منافقین اور ان کی صفات
27۔ اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات
28۔ اپنے ایمان کی فکر کیجئے
29۔ دی میسج فلم اور ایمان کا زوال
30۔ حضور غوث اعظم اور عالمی انقلاب (کامل دو جلد)
31۔ دین میں سختی نہیں کا کیا مطلب
32۔ عبادات رمضان اور اہم مسائل
33۔ کیا کسی کی اصلاح کے لیے اس میں موجود نیکی پر طعن کرنا ضروری ہے؟

34۔ دربار نبوی کے خدام 35۔ حدیث چین محدثین کی نظر میں 36۔ ائمہ اربعہ اور تصوف
37۔ عید کے دن قبرستان جانا کیسا؟ 38۔ قبر کی طرف منہ کر کے دعا کرنا کیسا؟
39۔ تعویذ پہننا کیسا؟ 40۔ تسبیح پڑھنا کیسا؟ 41۔ بعد دفن تلقین کرنا کیسا؟

Printed by:
Sajjad Publication
0300-7591943

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور